Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

(اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا)

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

الفضل

یومِ ہفتہ

مسعود احمد دہلوی

ALFAZL
RABWAH

قیمت ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۵ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ ۲۶ امان ۱۳۵۶ھش ۲۶ مارچ ۱۹۷۷ء	نمبر ۶۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا وہ اکسیر ہے جو ایک مُشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے

وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے

"دُعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنے صفات میں تبدیلی کرتا ہے اور اس کے صفات غیر متبدّل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلّی ہے جس کو دُنیا نہیں جانتی۔ گویا وہ اَور خدا ہے۔ حالانکہ اَور کوئی خدا نہیں۔ مگر نئی تجلّی کے رنگ میں اُس کو ظاہر کرتی ہے تب اس خاص تجلّی کی شان میں اس تبدیلی یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا۔ یہی خوارق ہے۔

غرض دُعا وہ اکسیر ہے جو ایک مُشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اُس دُعا کے ساتھ رُوح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ حضرتِ احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظلّ وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھائی ہے۔ اور رُوح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک مصیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے۔ اور اُس کا رکوع یعنی جُھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبّتوں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جُھک آتی ہے اور خدا کے لئے ہو جاتی ہے اور اُس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے تئیں بکلّی کھو دیتی ہے اور اپنے نقشِ وجود کو مٹا دیتی ہے۔ یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے۔"

(لیکچر اسلام صـ۲۷، صـ۲۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

ضعف کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۵ امان۔ جامع مسجد اقصیٰ میں آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی۔ حضور نے قرآن مجید کی آیت کنتم خیر امۃٍ اخرجت للناس (آل عمران ۱۱۱) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہیں خدا تعالیٰ نے ہمیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تم اس لئے بہترین اُمّت ہو کہ تمہیں تمام بنی نوع انسان کی بھلائی اور خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ "خیر" کا لفظ قرآن کریم میں جن معنوں میں استعمال ہوا ہے ان میں ضرورت مندوں کی ضرورت کو پورا کرنا اور اپنے جملہ اعمال کو خشیت اللہ اور تقویٰ سے بجا لانا بھی شامل ہے۔ خیر اور بھلائی کا عمل انسان سے مختلف شکلوں میں وقوع پذیر ہوتا ہے لیکن محدود زندگی اور محدود طاقتوں کی وجہ سے اس کا اثر بھی محدود ہوتا ہے البتہ دعا کا عمل ایسا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو ساری دُنیا تک اس کا اثر وسیع کر سکتا ہے اور اس کی غیر محدود برکات ظاہر ہو سکتی ہیں۔

حضور نے فرمایا آج میں پھر تاکید کے ساتھ احبابِ جماعت کو دعا کی طرف (باقی صفحہ پر)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی علالت

ربوہ ۲۶ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

اعصابی بے چینی رہی اور ضعف رہا۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے قیمتی اور مقدس وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ امان ۱۳۵۶ ہش
۲۶ مارچ ۱۹۷۷ء

مومن کا منتہائے مقصود

مذہب کی غرض و غایت تعلق باللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی قادر و قیوم ہستی پر ایمان ہو اور پھر دعاؤں، عبادات اور قربانیوں کے ذریعہ اس کے ساتھ ایسی ذاتی محبت اور ایسا ذاتی تعلق حاصل ہو جائے جسے انسان زندگی بھر خواہ عُسر ہو یا یُسر کسی صورت بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہو یہاں تک کہ اس کی رُوح بے ساختہ یہ پکار اُٹھے کہ

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(الانعام آیت ۱۶۳)

یعنی میری نماز، میری قربانی اور میری زندگی اور موت سب اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

یہی وہ مقام ہے جس کا حصول ہر مومن کا منتہائے مقصود ہے وہ حضرت داؤد علیہ السلام کے الفاظ میں ہر وقت اِس دعا میں لگا رہتا ہے کہ

اللّٰھمّ انّی اسالک حبّک وحب من یحبک والعمل الّذی یُبلغنی حبک اللّٰھمّ اجعل حبک احب الیّ من نفسی واھلی ومن الماء البارد۔ (ترمذی)

یعنی اے خدا! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت بھی جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت بھی جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا! تُو ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان سے اپنے اہل و عیال سے اور ٹھنڈے اور شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی پُر معارف تصنیف "آئینہ کمالات اسلام" میں ایسی ہی درد بھری دعا فرمائی ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

ترجمہ:۔ اے میرے رب تُو اپنے فضل سے میری قوت اور میری آنکھوں کا نور ہو جا اور جو کچھ میرے دل میں ہے اور میری زندگی اور موت کا قبلہ تُو ہی ہو جا اور مجھے اپنی محبت میں محو کر دے اور اپنی ایسی محبت عطا فرما کہ میرے بعد کوئی اس میں بڑھ نہ سکے۔ اے میرے رب میری دعا کو قبول کر اور میری مراد مجھے عطا فرما اور مجھے صاف کر اور اپنی عافیت میں لے لے اور مجھے خود اپنی طرف کھینچ لے مجھے خود چلا اور میری تائید کر اور مطابقت فرما اور مجھے پاک اور منوّر کر دے اور مجھے سارے کا سارا اپنا ہی بنا لے اور خود بھی سب میرا ہی ہو جا! (آمین)

اِس زمانہ میں جبکہ مذہب محض نام کا رہ گیا ہے اور اس کی اصل حقیقت سے دنیا بالکل بے خبر ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعہ پھر دُنیا پر یہ ظاہر کیا ہے کہ اسلام جیسے کامل ترین اور زندہ اور ہر لحاظ سے مکمل مذہب کی پیروی کر کے اور قرآن کریم کی برکت سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو اختیار کر کے ہم آج بھی اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کر سکتے ہیں۔ یہی وہ تعلق باللہ ہے جس کا حصول جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۸۸ برس قبل جب اللہ تعالیٰ کے اِذن سے جماعتِ احمدیہ کی بنیاد رکھی اور سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمایا تو حضور نے اپنی جماعت کے مخلصین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تمام مخلصین و داخلینِ سلسلہ بیعت اِس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے تا دُنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔"

(آسمانی فیصلہ)

پھر حضور ایک اَور مقام پر اپنی جماعت کے قیام کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دُنیا میں محبتِ الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی، نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے سو یہ گروہ اس کا ایک خاص گروہ ہو گا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۱)

مندرجہ بالا حوالوں سے بخوبی علم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو اِس غرض سے قائم فرمایا ہے کہ بنی نوع انسان ایک دفعہ پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذاتی تعلق اور محبت قائم کرے ہاں وہی محبت اور تعلق جو اسلام کی سب سے بڑی اور اہم خصوصیت ہے اور جس کے حصول کی طرف کامل راہنمائی صرف اور صرف قرآن مجید کرتا ہے اور جسے اب تا قیامت محض رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ اس زمانہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روحانی فرزندِ جلیل کی حیثیت سے مبعوث ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن مجید کی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اپنے وجود کو گُم کرنے کی توفیق عطا فرمائی اِس لئے آپ کو محبتِ الٰہی کا ایک خاص مقام عطا ہوا۔ چنانچہ حضور خود فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ اِس بات کو جانتا ہے اور وہ ہر ایک امر پر بہتر گواہ ہے کہ وہ چیز جو اس کے راہ میں مجھے سب سے پہلے دی گئی وہ قلبِ سلیم تھا یعنی ایسا دل کہ حقیقی تعلق اس کا بجز خدائے عزّ و جل کے کسی چیز کے ساتھ نہ تھا۔ مَیں کسی زمانہ میں جوان تھا اور اب بوڑھا مگر مَیں نے کسی حصہ عمر میں بجز خدائے عزّ و جل کے کسی کے ساتھ اپنا حقیقی تعلق نہ پایا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۷)

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اِس ذاتی تعلقِ محبت کو حاصل کرنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو ہمیشہ کوشاں رہنا چاہیئے بلکہ ہماری تمام جدوجہد اور قربانیوں کا منتہائے مقصود یہی ہونا چاہیئے کہ ہم اس مقام کو حاصل کر لیں جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں بیان فرمایا ہے:۔

"ایک مقام محبتِ ذاتی کا ہے جس پر قرآن شریف کے کامل متبعین کو قائم کیا جاتا ہے اور ان کے رگ و ریشہ میں اس قدر محبتِ الٰہیہ تاثیر کر جاتی ہے کہ ان کے وجود کی حقیقت بلکہ ان کی جان کی جان ہو جاتی ہے اور محبوبِ حقیقی سے ایک عجیب طرح کا پیار ان کے دلوں میں جوش مارتا ہے اور ایک خارق عادت اُنس اور شوق ان کے قلوبِ صافیہ پر مستولی ہو جاتا ہے کہ جو غیر سے بکلّی منقطع اور برگشتہ کر دیتا ہے... اور اگر آلام اس کی طرف سے پہنچیں تو محبتِ ذاتی کے غلبہ سے برنگ انعام ان کا مشاہدہ کرتے ہیں.... کسی تلوار کی تیز دھار ان میں اور ان کے محبوب میں جدائی نہیں ڈال سکتی.... اسی کو اپنی جان سمجھتے ہیں اور اسی کی محبت میں لذّت پاتے اور اسی کی ہستی کو ہستی خیال کرتے ہیں اور اسی کے ذکر کو اپنی زندگی کا ماحصل قرار دیتے ہیں اگر چاہتے ہیں تو اسی کو اگر آرام پاتے ہیں تو اسی سے۔ تمام عالم میں اسی کو دیکھتے ہیں اور اسی کے ہو رہتے ہیں اسی کے لئے جیتے ہیں اور اسی کے لئے مرتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ مقام حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

زائرین مجلس مشاورت کیلئے ضروری اعلان

جو احباب مجلس مشاورت میں بطور زائر تشریف لا رہے ہوں وہ اپنے ہمراہ مقامی پریذیڈنٹ صاحب یا امیر صاحب کی تصدیق ضرور لائیں تاکہ تعارف میں آسانی رہے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پس منظر

محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل رئیس التبلیغ بلاد عربیہ افریقہ غربیہ

ہزار سالہ سطوت اسلام

"تاریخ اسلام پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے جو ۶۱۰ء میں ہوئی ایک ہزار سال تک آپ کا مذہب اسلام اور آپ کی امت مسلمان سب دنیا پر غالب رہے۔ اس ایک ہزار سال کے عرصہ میں کسی شخص کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ اسلام پر زبان اعتراض دراز کرتا یا مسلمانوں پر بزور بازو یا شمشیر غالب آسکتا۔

اس وقت کی دنیا کے نقشہ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ اصل قابل استفادہ زمین کے مالک مسلمان ہی تھے۔ قابل ذکر یورپ سلطنت عثمانیہ (ترکی) کے ماتحت تھا، بقیہ مشرقی و شمالی یورپ جہالت کی تاریکیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ مشرق ادنیٰ اوسط اور اقصیٰ مسلمانوں کے قبضہ و تصرف میں تھی۔ امریکہ پندرھویں صدی عیسوی کے آخر میں (جب یورپ کی مشرقی و شمالی اقوام ایشیا اور افریقہ سے محروم کر دی گئی تھیں۔ اور سلطنت عثمانیہ ان کے اور ایشیا کے درمیان سد سکندری کی طرح حائل ہو گئی تھی) دریافت ہوا۔ شمالی، مغربی، وسطی اور مشرقی افریقہ میں مسلمان سلطنتیں اور امارتیں قائم تھیں اور سلطان روم (ترکی) خلیفۃ المسلمین کے لقب سے ملقب اور سلطان البرین (دو بر اعظم) اور سلطان البحرین (دو سمندر) کہلاتے تھے۔ اور یہ سب قرآن شریف کی اس پیشگوئی کی تصدیق تھی۔

(هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ)

کہ وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے جس نے اپنے پیغمبر (محمد) کو ہدایت اور سچا مذہب دے کر بھیجا ہے تاوہ اسے تمام دوسرے دینوں پر غالب کر دے خواہ مشرک اس بات کو اپنی کیوں نہ کراہت سمجھیں۔

ایک پیشگوئی

اس پیشگوئی کے ساتھ ایک دوسری پیشگوئی بھی تھی کہ ایک ہزار سال کے بعد اسلام پھر آسمان کی طرف واپس جانا شروع ہو جائے گا جیسا کہ فرمایا:

(يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ)

(سورۃ الم السجدۃ آیت ۶)

اور پھر آخری زمانہ میں ایک فارسی الاصل مرد (امام مہدی) کے ذریعہ دوبارہ اسلام دوبارہ دنیا میں قائم کیا جائے گا اور اس پیشگوئی کا ظہور گیارھویں صدی ہجری سترھویں عیسوی سے شروع ہوا اور مسلمانوں پر دیگر غیر مسلم اقوام کے بری اور بحری حملے شروع ہو گئے اور مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ ہونا شروع ہوا۔

ایام ضعف و اختلال

پہلے یورپ کے کچھ زمین ہاتھ سے نکلی پھر شمالی افریقہ، مغربی افریقہ، وسطی افریقہ اور مصر و سوڈان وغیرہ غیروں کے قبضہ میں چلے گئے۔ مشرق اقصیٰ بھی غلام بن گئی اور ایران کا مشرقی اور شمالی حصہ بھی (جس میں حضرت امام بخاریؒ کا بخارا بھی واقع تھا) ہاتھ سے جاتا رہا اور رفتہ رفتہ حضرت جلال الدین اکبر بادشاہ کے بعد مسلمانوں کا سب سے بڑا ملک جس میں مسلمانوں کا سواد اعظم رہتا تھا یعنی ہندوستان بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے جاتا رہا اور ۱۸۵۷ء تک انگریزوں نے سارے ہندوستان پر قبضہ کر لیا اور سلطنت مغلیہ ہندوستان کا نام و نشان تک مٹا دیا اور ہندوستان کے پندرہ بیس کروڑ مسلمان بھی انگریزوں کے اسیر بن کر رہ گئے۔

اس زمانہ میں ہندوستان کے مسلمانوں کی دینی حالت کیسی تھی؟ نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالوی سرخیل اہل حدیث ہندوستان اپنی مشہور کتاب حجج الکرامہ میں آخری صدی ہجری کی بعض بدعات کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"اگر حال این زمانہ را باز گویم معلوم شود کہ در اہل اسلام این زمان خصوصاً در دیار ہند بہیچ کس نیست کہ او را اسلام نسبت بمسلمانان آں زمان تواں گفت۔ الا ماشاء اللہ وقلیل ما ہم وکیف کہ انکار منکر و امر بمعروف یکسر از اہل اسلام رفتہ، بلکہ از دل ہم کراہت این اعمال و احوال بر رفتہ علما و قضاۃ و مفتیان و فقہا و وعاظ ہم مباشر این افعال اند بدول نکیر و حجر تا آئندہ چہ خواہد شد! نسئل اللہ العافیۃ ونعوذ بہ من الفتن ما ظہر منہا وما بطن" (ص ۳۷)

کہ اگر میں اس زمانہ کا حال پھر بیان کروں تو معلوم ہوگا کہ اس زمانہ کے اہل اسلام اور خصوصاً اہل اسلام ہندوستان سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں، جسے اس زمانہ (چودھویں صدی ہجری) کے مسلمانوں کے ساتھ اگر اس کا مقابلہ کیا جائے۔ تو اسے مسلمان کہا جا سکے۔ الا ماشاء اللہ وقلیل ما ہم (یا شاید ہی کوئی ہو) اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ اہل اسلام سے برائی کو برا سمجھنا اور نیکی کا حکم دینا بالکل ہی جاتا رہا ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ان برے اعمال اور بداحوال کی کراہت و ناپسندیدگی بھی ان کے دلوں سے جاتی رہی ہے! علماء قاضیان، مفتیان و فقہا اور واعظین بھی ان برے اعمال کے بغیر کسی حجاب کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ آئندہ خدا جانے کیا ہوگا؟

ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان اعمال سیئہ سے محفوظ رکھے اور ہم ان تمام فتنوں سے جن میں سے بعض ظاہر اور بعض ہیں اپنے خدا ہی کی پناہ چاہتے ہیں:۔

تیرھویں صدی

پھر تیرھویں صدی ہجری کے آخر ۱۳۹۰ھ کی حالت کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"در اواخر مائۃ ثالثہ عشر فرنج بر اکثر بلاد و اطراف ممالک ہندوستان و خانہ بربادی اسلام و مسلمانی شد، و علماء دین مقہور شدند، و جہل شیوع تام گرفت، تا آنکہ در صد کس بلکہ ہزار نفس یک عالم مجتہد ہم نتواں یافت۔ یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید و نوبت تا باین جا رسید کہ اگر امروز کسے دعوی اجتہاد کند یا ادعاء تجدید دین نماید، از ہر سو بجبر و قدر طعن و تشنیع مرتکب شد و بدعیان شیخت و فضیلت تکفیر و تجہیل و تبدیع وے بہ خیزند و او را در حضر و بدر و زبان بسر بر دل دشوار افتد، و مقبوت ہر بیگانہ و بیگانہ شود و مطرود و مردود ہر دانشمند گردد۔ و نعوذ باللہ من جمیع ما کرہہ اللہ" (ص ۳۹)

یعنی تیرھویں صدی ہجری کے شروع میں ہندوستان کے اکثر شہروں اور ممالک ہندوستان کے اطراف پر فرنگیوں (افرنج) کا غلبہ ہو گیا اور اسلام اور مسلمانوں کا کاشانہ خراب و برباد ہو گیا علمائے دین وفات پا گئے اور جہالت پورے طور پر چھا گئی۔ یہاں تک کہ ایک سو بلکہ ایک ہزار میں سے بھی ایک اجتہاد کرنے کرنے والا عالم نہیں مل سکتا۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جیسے چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے۔ اور اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اگر آج کوئی شخص اجتہاد کا دعوے یا تجدید دین کا دعوے کرتا ہے تو ہر طرف سے اس پر طعن و لعنت و ملامت کے پتھر اور اینٹیں برسنے لگ جاتی ہیں اور وہ لوگ جو پیری مریدی نشینی اور علمیت، فضیلت کے مدعی ہیں اس کو کافر قرار دیتے اور جاہل و بدعتی کہنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اس کے لئے شہروں اور دیہات میں زندگی بسر کرنا دشوار ہو جاتا ہے اور وہ ہر بیگانہ و بیگانہ کے نزدیک مکروہ اور قابل نفرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جاتا ہے اور ہر عقلمند کی نظر میں ایسا شخص دھتکارا ہوا اور مردود ہو جاتا ہے۔

عرب ممالک کی حالت

یہ تو سواد اعظم مسلمانانِ عالم کا حال تھا۔ جزیرہ عرب، مولد و منبع اسلام کے تیرھویں صدی ہجری کے عرب مسلمانوں کی حالت تیرھویں صدی کے مجدد حسب اعتقاد نواب صدیق حسن خان صاحب دیکھیں حجج الکرامۃ صفحہ ۴۹۱) امام شوکانی اپنی تالیف نیل الاوطار (جلد ۴) میں تحریر فرماتے ہیں:-

(ترجمہ از عربی) "کتنے مفاسد اور خرابیاں ہیں جو قبروں کو پختہ و چونہ گچ اور خوبصورت بنانے سے مسلمانوں کے اندر داخل ہو گئی ہیں اور اسلام ان پر رو رہا ہے!

"منجملہ اس مفاسد کے ایک یہ ہے کہ جاہل ان قبروں کے متعلق ایسا ہی اعتقاد رکھتے ہیں جیسا کہ کافر اپنے بتوں کے متعلق رکھتے ہیں بلکہ ان کا فروں سے بھی بڑھ کر! اور وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ قبریں ان کو نفع بھی دے سکتی ہیں اور نقصان بھی پہنچا سکتی ہیں۔ پس انہوں نے ان قبروں کو اپنی حاجت روائیوں اور اپنے مقاصد کے حاصل کرنے کے لئے اپنا مقصود و جائے پناہ بنا لیا اور وہ ان قبروں سے وہی کچھ مانگنے لگے جو خدا تعالیٰ کے بندے اپنے لئے اپنے خداوند تعالیٰ سے مانگتے ہیں اور وہ ان قبروں کی طرف سفر کر کے جانے لگے اور ان پر نذر برائے حصول برکت چڑھانے لگے اور ان سے مدد طلب کرنے لگے۔ غرضیکہ انہوں نے ان قبروں سے وہی کچھ کیا جو اہل جاہلیت (عرب قبل از اسلام کافر) اپنے بتوں سے کیا کرتے تھے انا للہ و انا الیہ راجعون"۔

اور باایں ہمہ صریح منکر اور سخت کفر کے ہیں کوئی شخص، خواہ عالم ہو یا متعلم، امیر گورنر ہو یا وزیر یا بادشاہ نظر نہیں آتا۔ جو خدا تعالیٰ کی خاطر ان باتوں پر غیظ و غضب کا اظہار کرے اور دین حنیف کے لئے اس کی غیرت جوش میں آئے۔ اور ہمارے پاس اس قدر کثرت سے اطلاعات اور خبریں آئی ہیں جنہیں شک نہیں ہو سکتا کہ یہ سب قبر پرست (جو قبر پرستی کی وجہ سے خود مردہ ہو گئے ہیں) یا ان کی اکثریت اس حالت پر پہنچ گئے ہیں کہ اگر کسی کے خلاف کوئی مقدمہ ہوا اور اس کے مدمقابل کی طرف سے اس سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ قسم کھائے تو وہ خدا تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھا لیتا ہے! لیکن اگر اسے اس قسم کھانے سے یہ کہہ کر کہا جائے کہ اپنی فلاں پیر صاحب یا ولی صاحب کی قسم کھا کر یہ بات کہے۔ تو وہ فوراً ٹال کرنے لگ جائے گا اور اس کی زبان میں لکنت پیدا ہو جائے گی اور شش و پنج میں پڑ جائے گا اور یہ قسم کھانے سے انکار کر دیتا ہے اور حق کا اعتراف کر لیتا ہے! اور یہ بات اس امر کی واضح دلیل ہے کہ ان لوگوں کا شرک ان لوگوں . . . . سے بھی بڑھ گیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ معبود دو میں سے ایک ہے اور یا تین میں سے ایک ہے!

پس اے علماء دین اور اے بادشاہ اسلام! اس کفر سے بڑی اور کونسی مصیبت اسلام پر پڑے گی؟ اور اس مذہب (اسلام) پر اور کونسی سخت نقصان دہ مصیبت پڑے گی جو عبادت غیر اللہ سے بڑی ہو؟ اور وہ کونسی مصیبت ہے جو اس مصیبت کے برابر ہے جس میں مسلمان مبتلا ہو چکے ہیں؟

اگر اس واضح اور ظاہر و کھلے کھلے شرک کا انکار اور ناپسندیدگی واجب نہیں تو پھر وہ اور کونسی برائی اور منکر ہے جسے برا منانا اور ناپسندیدہ کرنا واجب ہے؟ ؎

اگر تو کسی زندہ کو آواز دے (پکارے) تو یقیناً وہ سن لیتا۔
لیکن اصل بات یہ ہے کہ جسے تو پکارتا ہے وہ تو زندہ نہیں
اور اگر تو آگ میں پھونکے مارتا رہے تو وہ ٹھنڈی نہیں
لیکن اصل بات یہ ہے کہ تو تو راکھ میں پھونکیں مار رہا ہے

(نیل الاوطار۔ جلد ۴۔ باب تعظیم القبور)

امید کی کرن: پھر نواب صدیق حسن خان صاحب ان تمام خرابیوں، بدعات اور جہالتوں کا ذکر کر کے جو ۱۲۹۰ھ تک مسلمانان ہند میں راسخ ہو چکی تھیں۔ حجج الکرامۃ صفحہ ۴۲۶ پر تحریر فرماتے ہیں:

"جز بظہور مہدی علیہ السلام ارتفاع آں از عالم محال می نماید۔ واللہ اعلم"

کہ ان بدعات و سیئات کا دنیا سے دور ہونا بجز ظہور مہدی علیہ السلام کے محال ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

مسلمانانِ ہند کے مصائب

اہل اسلام ہندوستان کے لئے یہی ایک مصیبت نہ تھی کہ وہ اپنی غفلتوں سیاہ کاریوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے اپنی بہت بڑی سلطنت سے محروم ہو گئے تھے اور ان پر ایک غیر ملکی حکومت مسلط ہو گئی تھی بلکہ ایک اور غیر متوقع مصیبت نے بھی چاروں طرف سے انکا محاصرہ کر لیا تھا اور وہ یہ کہ برسر اقتدار آنے والی یورپین حکومت کے ساتھ اس ملک میں عیسائی پادریوں کا سیلاب بھی امڈ آیا جو سارے ہندوستان کو اپنے خداوند یسوع مسیح کی آغوش میں لانا چاہتا تھا اور ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک سو سال کے عرصہ میں غیرت و نابود کرنے کا دعوے کر چکا تھا اور نہ صرف یہ سیلاب اہل صلیب ہی تھا جو مسلمانوں کے مذہب پر حملہ آور تھا اور مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے ہر قسم کے اعتراضات اسلام اور حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر کر رہا تھا اور مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے پانی کی طرح روپیہ بہا رہا تھا۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کے اہل ملک یعنی ہندو بھی، جو مسلمانوں کے صدیوں تک محکوم رہ چکے تھے اور مسلمانوں کی اپنی تعداد کے لحاظ سے چار پانچ گنا زیادہ تھے وہ بھی ان مغلوب اور شکست خوردہ مسلمانوں کے خلاف ہو گئے اور انہوں نے بھی یہ عزم بالجزم کر لیا کہ باہر سے آجانے والی غیر مسلم یورپین حکومت (انگریزوں) کے ساتھ مل کر اور اپنی اکثریت کا زور ساتھ لے کر، ان مسلمانوں کو جو اہل ہندوستان میں سے مسلمان ہو چکے تھے، اپنے مذہب میں واپس لے جائیں (جسے ان کی اصطلاح میں شدھ کرنا کہتے ہیں) اور جو ہندوستان کے باہر سے آنے والے مسلمان ہیں (یعنی مغل و پٹھان) وہ اس قدر ذلیل رہ جائیں گے اور ان کو ہضم کر جانا بھی کوئی مشکل کام نہ ہوگا۔

اس غرض کے لئے انہوں نے ایک طرف سے مسلمانوں کو اچھوت (پلید) قرار دیدیا اور ان سے ہر قسم کے ازدواجی و اقتصادی تعلقات منقطع کر لئے۔ حالانکہ قبل ازیں وہ اپنی بیٹیاں اور بہنیں اس ملک کے مسلمانوں کو دے چکے تھے اور ان کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کر چکے تھے اور اسلامی حکومت ہندوستان میں برابر کے شریک اور حصہ دار رہ چکے تھے۔ اور دوسری طرف اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر خطرناک اور گندے اعتراضات کا سلسلہ شروع کر دیا اور تیسری طرف سے غیر ملکی حکومت کو مسلمانوں کے خلاف بدظن رکھنے کی کوشش کی کیونکہ یہ ہند میں آنے والی حکومت اپنے سے پہلی حکومت اور اس کے عمائد و حامیوں اور ہمدردوں کو جڑ مولوں سے اکھاڑ کر پھینک دینے میں ہی اپنا قیام و استحکام دیکھتی ہے اور اس کے بغیر وہ کبھی چین کا سانس نہیں لے سکتی!

دعوات صالحات

مذکورہ بالا حقائق کو زیر نظر رکھتے ہوئے اس بات کا اندازہ کرنا کوئی مشکل کام نہیں کہ ایسے ماحول اور ایسے حالات میں ہندوستان کے اہل اسلام کی حالت ہوگی؟ اور ان پر کیا گزری ہوگی؟ اور اس وقت کون یہ خیال کر سکتا ہوگا کہ امت محمدیہ کا سواد اعظم اس یقینی ہلاکت اور تباہی سے بچ جائے گا؟

مولانا الطاف حسین حالی پانی پتی سنہ ۱۸۷۹ء میں اپنی مسدس میں کہتے ہیں:

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی
امیروں کی تم سن چکے داستاں سب
چلن ہو چکے حالوں کے بیاں سب
شریفوں کی حالت ہے نم پر بیاں سب
بگڑنے کو بیٹھے ہیں تیاریاں سب
یہ بوسیدہ گھر اب گرا کا گرا ہے
ستون مرکز ثقل سے ہٹ چکا ہے

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے عرض کرتے ہیں:

فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
اے چشمۂ رحمت پہ ترے سب آ کے ملے
دنیا پہ ترا ہر طرف سے فیض عام ہوا ہے
کر حق سے دعا امت مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت جس کا جہاز آ کے گھرا ہے
تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ان ایک دعا تیری کہ مقبول خدا ہے

اور یہ ہے جو حق اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا پس منظر۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

درخواستہائے دعا

محترم ابوالبرکات محمود نیویارک امریکہ کی بیٹی عفت سلطانہ محمود کی ٹانگوں کا آپریشن ہوا ہے اور دوسری بیٹی شاہین محمود سینہ پر گرم پانی پڑنے کی وجہ سے جلس گئی اور ہسپتال میں زیر علاج ہے

۲۔ محترم ممتاز حسین صاحب امتیاز کارکن خدمت لائبریری ربوہ کی خالہ زاد بہن امۃ القیوم صاحبہ بنت میاں غلام محمد صاحب جو ایک حادثہ میں زخم کراچی میں بعارضہ چیچک شدید بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

۳۔ مکرم حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال کی آنکھوں میں زخم ہو جانے کی وجہ سے سفیدی پیدا ہو گئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۰۰۲

میں حافظ ملک منور احمد احسان ولد ملک محمد شریف صاحب قوم اعوان کھٹڑ پیشہ طالبعلم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۷۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۱۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ حافظ ملک منور احمد احسان متعلم جامعہ احمدیہ۔ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ محمد احمد جلیل استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ۔
گواہ شد۔ ملک مبارک احمد استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۰۳

میں عبدالوہاب بلتستانی ولد مولوی غلام محمد صاحب قوم [illegible] پیشہ طالب علم عمر ۲۷ سال۔ [illegible] ساکن دم سم ضلع گانگ چھے حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۱۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالوہاب بلتستانی متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۰۴

میں سید طاہر محمود ولد سید غلام احمد نثار صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۱۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ سید طاہر محمود متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۰۵

میں مبشر احمد طارق ولد چوہدری محمد صادق صاحب قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۱۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ مبشر احمد طارق متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۰۶

میں اعجاز احمد ولد عبدالرزاق صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۵۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ اعجاز احمد متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۰۷

میں مشہود احمد ولد مولوی مبارک احمد صاحب قوم راجپوت طور پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۱۵/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ مشہود احمد متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم مجلس خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۰۸

میں منصور احمد ناصر ولد چوہدری بشیر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۵۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ منصور احمد ناصر متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے۔!
(مینیجر الفضل)

شفتل اور ریسیم سے ہونے والا
مہلک اپھارہ
منٹوں میں ختم کرنے والی اکسیر
اور دیگر ۲۱ حیوانی امراض کی اکسیروں پر مشتمل
لٹریچر مفت منگوائیے
جانوروں کی اکسیروں کے اصلی فارمولوں کے موجد
کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی راولپنڈی
ہیڈ آفس
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ مبشر احمد طارق متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۰۹

میں اعجاز احمد ولد عبدالرزاق صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۵۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ اعجاز احمد متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۰۷

میں مشہود احمد ولد مولوی مبارک احمد صاحب قوم راجپوت طور پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۱۵/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ مشہود احمد متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم مجلس خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۰۸

میں منصور احمد ناصر ولد چوہدری بشیر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۵۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ منصور احمد ناصر متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی کا ایک بڑا مقصد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"تحریک وقفِ عارضی یہ ہے کہ احمدی دوست کم از کم پندرہ دن کے لئے (دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک) عارضی طور پر وقف کریں اور اپنے خرچ پر اُس جگہ جائیں جہاں اُن کو بھیجا جائے اور اپنے خرچ پر وہاں یہ ایام گزاریں۔ اس تحریک کے پیشِ نظر ذہن میں بہت سے مقاصد تھے۔ اوّل تو یہ کہ جماعتِ احمدیہ جسے اللہ تعالیٰ نے اِس زمانہ میں قائم کیا ہے اس کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ نوعِ انسانی کو محبت کے رشتوں میں باندھ کر اُمّتِ واحدہ بنا دیا جائے۔ اسی لئے ہمارا جو سب سے بڑا اکٹھ یعنی جلسہ سالانہ ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس کی اغراض بتاتے ہوئے ایک فائدہ یہ بھی بتایا ہے کہ دوست آپس میں ملیں اور واقفیت پیدا ہو اور جو اخوت کا جذبہ ہے وہ اُبھرے اور وہ لوگ جو ایک دوسرے سے فاصلوں پر رہائش رکھتے ہیں۔ وہ ذہنی اور قلبی طور پر ایک دوسرے کے قریب آجائیں۔ ان کا پیار بڑھے اور وہ آپس میں بھائی بھائی بن جائیں۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲ فروری ۱۹۷۷ء)

تحریک وقفِ عارضی ایک نہایت بابرکت اور بافکر تحریک ہے۔ جملہ احباب کو اس میں حصہ لے کر فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

دُعائے مغفرت

۱۔ مجلس انصار اللہ دارالرحمت غربی کے ایک بزرگ رُکن ملک معراج دین صاحب آف نانوڈوگر ۱۹ مارچ کو صبح کے وقت بعمر قریباً ۷۵ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم خاموش طبع، دعاگو اور سلسلہ سے بہت محبت رکھنے والے تھے۔ ۱۹۷۲ء میں نانوڈوگر سے ربوہ منتقل ہوئے اور پھر یہیں کے ہو رہے۔ مرحوم کے ایک فرزند مکرم ملک غلام احمد صاحب آف کنری کو ایک عرصہ تک سلسلہ کی خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔

۱۹ مارچ کو ہی بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد ربوہ کے عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے آمین

(زعیم مجلس انصار اللہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

۲۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کھوکھر غربی ضلع گجرات بروز ہفتہ مورخہ ۲۶ تقریباً ۱۲ بجے صبح اپنے مولا حقیقی کو جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ کی عمر تقریباً ۸۱ سال تھی۔ آپ جلال پور جٹاں ضلع گجرات کے رہنے والے تھے جماعت احمدیہ کھوکھر غربی کی درخواست پر اس گاؤں تشریف لے آئے اور تقریباً ۴۰ سال تک جماعت کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ اپنی یادگار تین لڑکے اور دو لڑکیاں پیچھے چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل بخشے آمین

(حافظ غلام محی الدین معلم وقفِ جدید کھوکھر غربی ضلع گجرات)

درخواستِ دُعا

مکرمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر رشید صاحب کراچی سے بذریعہ تار اطلاع دیتی ہیں کہ:-

"میرے خاوند ڈاکٹر رشید صاحب آف کراچی پر عارضہ قلب کا حملہ ہوا ہے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔"

جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلہ جات

امسال جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلہ جات اُردو، انگریزی اور عربی زبان میں بالترتیب ۲۹، ۳۰ اور ۳۱ مارچ ۱۹۷۷ء بروز منگل، بدھ اور جمعرات بوقت ۴½ بجے سہ پہر جامعہ ہال میں منعقد ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز

احباب سے شرکت کی درخواست ہے۔

(الامین للجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ ربوہ)

ضرورتِ ٹائپسٹ

صدر انجمن احمدیہ کو اپنے ایک محکمہ کے لئے تجربہ کار ٹائپسٹ کی ضرورت ہے صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواست بھجوائیں جو مستقل طور پر مرکز میں رہ کر یہ کام کرنا چاہتے ہوں۔ درخواستیں بہت جلد امیر جماعت یا صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ نظامتِ دیوان میں بھجوائیں۔

میٹرک پاس کی مصدقہ نقل سند یا فوٹو سٹیٹ کاپی درخواست کے ساتھ شامل کریں۔ Test اور انٹرویو کی اطلاع امیدوارانِ ملازمت کو بعد میں دیدی جائے گی۔ صدر انجمن احمدیہ کے کارکن اپنے افسر صیغہ کی وساطت سے درخواست دے سکتے ہیں۔ تنخواہ، الاؤنس اور دیگر مراعات صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق دی جائیں گی

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ موجودہ ایام میں ہمیں خصوصیت کے ساتھ بالالتزام یہ تین دعائیں کرنی چاہئیں (۱) اللہ تعالیٰ ساری دنیا کے لئے ہی خیر اور بھلائی کے ایسے سامان پیدا فرمائے جن کے نتیجہ میں بنی نوع انسان اس دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد بھی خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو اچھی طرح پہچان لیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کی معرفت حاصل کرنے کی انہیں توفیق ملے۔ (۲) اللہ تعالیٰ ہمارے ملک اور ہمارے وطن عزیز کو ہر قسم کے شر اور فساد سے محفوظ رکھے اور اس کے استحکام اور ترقی کے سامان پیدا فرمائے (۳) اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو بھی ہر شر سے محفوظ رکھے اور اس کے کسی فرد سے بھی کسی حالت میں بھی یہ غلطی سرزد نہ ہو کہ وہ خدانخواستہ کسی قسم کے فساد اور شر میں ملوث ہو۔ آمین۔ احباب جماعت کو ان دونوں خصوصیت کے ساتھ یہ تینوں دعائیں باقاعدگی اور التزام کے ساتھ کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا کرنے کی توفیق بخشے، آمین۔

مسائل نماز

سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے نظارت اصلاح و ارشاد کی منظور کردہ شیر علماء کرام کے مشوروں سے ترتیب شدہ اور سب کی پسندیدہ نماز مترجم جس میں نماز سے متعلق جملہ مسائل۔ ترتیب و تدوین عمدہ۔ تحت اللفظ سلیس ترجمہ۔ فلسفہ نماز کا نیا انداز اور قرآن مجید کی بعض آیات پر ضروری دعائیہ جواب درج ہیں۔

(نیز بطرز پیسنا القرآن لکھے ہوئے پہلے پانچ پارے جن کو بچہ آسانی سے پڑھ لیتا ہے) بھی مل سکتے ہیں۔ معذرت کے ساتھ ۲۰ عدد کے خریدار کو ۲۰٪ کمیشن ہوگا۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ فیض عام ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴